خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۷ | اتوار ۔ ۶ شعبان ۔ ۱۴۱۵ھ ۸ ۔ صلح ۱۳۷۴ ہش ۸ ۔ جنوری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم صاف اور پاک ہو جاؤ

تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کردے گی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں۔ ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۹۲)

ہر انعام کے ساتھ آزمائش ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خواہ کتنا بڑا بھی انعام ہو۔ اس کے ساتھ کچھ تکالیف اور مشقتیں ضرور لگی ہوتی ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر انعام کے ساتھ امتحان بھی ہوتا ہے۔ سو ہر بڑے انعام کے ساتھ آزمائش بھی بڑی ہوتی ہے۔ اور کوئی نعمت نہیں ملتی جس کے ساتھ آزمائش نہ ہو۔ گلاب کے پھول کو دیکھو اس کی پنکھڑیاں کیسی خوبصورت ہوتی ہیں۔ مگر کانٹے ساتھ ہوتے ہیں۔ اس کے سونگھنے سے دماغ کو لذت حاصل ہوتی ہے۔ اور چھونے سے ہاتھ اور دیکھنے سے آنکھ حظ اٹھاتی ہے۔ مگر ایسی عجیب و غریب اور عمدہ چیز بھی کانٹوں سے محصور ہوتی ہے۔ اور اس کا حاصل ہونا اس صورت میں آسان ہے کہ کانٹوں کی چبھن کو بھی برداشت کیا جائے۔ پس جو کانٹوں میں سے ہاتھ گزرے گا وہی پھول کو حاصل کر سکے گا۔

تو ہر اس کام سے جو مفید اور بابرکت ہوتا ہے۔ بغیر تکلیف راحت نہیں ملتی اور بغیر مشکلات کے عظمت حاصل نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ کی قدرت کا جلوہ اسی وقت ظاہر ہوتا ہے جب مشکلات سے گزر کر انسان کامیاب ہو جاتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ بظاہر وہ ناکام ہے۔ اور دنیا کا کوئی سامان اس کے موافق نہیں لیکن پھر بھی جب کامیاب ہو جاتا ہے تو اس وقت اسے خدا کی قدرت کی سمجھ آتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ جو بھی انعام دیتا ہے اس کے ساتھ تکالیف رکھتا ہے، اور اس کے دیئے ہوئے انعام دوسروں سے نرالے ہوتے ہیں۔ کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ محنت نہ کرے۔ لیکن خدا کے پیاروں کی حالت ان سے الگ ہوتی ہے۔ ان کو بھی محنت کرنا پڑتی ہے۔ جیسا کہ دوسرے لوگ کسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ مگر دوسروں کو صرف محنت کرنا ہوتی ہے۔ اور کوئی شخص ان کے ارادوں کا مزاحم نہیں ہوتا۔ مگر خدا کے پیارے جن کو خدا دنیا میں بڑا بنانا چاہتا ہے ان کی حالت ان سے مختلف ہوتی ہے۔ ان کو محنت بھی کرنا پڑتی ہے اور ساتھ ہی ایک دنیا مقابلہ اور ان کے مٹانے کے لئے کھڑی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ان کی کامیابی اور رنگ کی اور بہت اہم ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے مخالفین کو ناکام کرکے کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

(از خطبہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

نکاح

○ مکرم اسد اللہ خان صاحب کوئٹہ حال راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم کیپٹن ڈاکٹر ناصر احمد صاحب ابن میجر جنرل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر نسیم احمد صاحب راولپنڈی کا نکاح عزیزہ محترمہ فرحت بشریٰ صاحبہ بنت کرنل منور احمد خان صاحب (وفات یافتہ) کراچی کے ساتھ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۹۴ء کو بیت الحمد راولپنڈی میں محترم مجیب الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے پڑھا۔

کیپٹن ڈاکٹر ناصر احمد صاحب محترم خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب (وفات یافتہ) سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے پوتے ہیں۔ اور عزیزہ فرحت بشریٰ صاحبہ محترم احمد اللہ خان صاحب (وفات یافتہ) کوئٹہ کی پوتی ہیں۔ اور دونوں بچے محترم چوہدری محمد صادق صاحب لاہور کے نواسہ اور نواسی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

○ محترمہ عزیزہ ڈاکٹر منصورہ سلمیٰ صاحبہ (فضل عمر ہسپتال ربوہ) بنت مکرم چوہدری محمد حنیف باجوہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا نکاح مکرم ڈاکٹر مشتاق حسین خالد صاحب (M.D) مقیم اوہائیو امریکہ ابن مکرم ملک محمد حسین صاحب دار الفضل ربوہ کے ہمراہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے مورخہ ۲۳۔ دسمبر ۹۴ء بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز مغرب بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے پڑھا۔

ڈاکٹر منصورہ سلمیٰ صاحبہ حضرت حافظ محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نواسی ہیں، اور مکرم ڈاکٹر مشتاق صاحب، ڈاکٹر محمد شفیع صاحب (وفات یافتہ) سابق صدر جماعت پنڈی بھٹیاں کے نواسے ہیں۔

احباب کرام دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔

انسان کی بڑی سعادت اور اس کی اصل حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۸- صلح- ۱۳۷۴ ھش ۸- جنوری ۱۹۹۵ء

غیبت سے بچنے کا طریق

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) غیبت کے مقابلے کا یہ طریق بیان فرماتے ہیں کہ اپنے تعلقات کو دوسروں سے محبت کے طریق پر استوار کریں۔ غیبت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ایسی ہی ہے جیسے مردہ بھائی کا گوشت کھانا۔ جو شخص آپ کے پاس موجود نہیں ہے۔ اس کا ایک رنگ میں ہونا نہ ہونا آپ کے لئے برابر ہے۔ اس لئے اس مثال میں مردہ ہی کہا گیا ہے۔ اور گوشت کھانا انسان کے لئے سب سے زیادہ مکروہ بات کھانے کے سلسلے میں یہ ہے کہ وہ مردہ چیز کا گوشت کھائے۔ اور پھر خاص طور پر مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ اسی لئے غیبت کو ایک نہایت بھیانک گناہ کہا گیا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ جو بات ہم کہہ رہے ہیں وہ تو بالکل درست ہے۔ پھر یہ غیبت کس طرح ہوئی۔ تو اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ اگر یہ بات درست نہ ہوتی تو جھوٹ کہلاتی۔ یہ غیبت ہے۔ اور آپ کسی کی عدم موجودگی میں یہ بات کر رہے ہیں اور مقصد آپ کا یہ ہے کہ یہ بات کر کے اس کو نیچا دکھایا جائے۔ اس کے وقار کو ٹھیس لگائی جائے۔ اس کا اگر اعزاز کیا جاتا ہے تو وہ اعزاز چھیننے کی کوشش کی جائے۔ صرف باتیں کرنا تو غیبت نہیں ہو سکتی۔ باتیں تو ہم کرتے ہی ہیں۔ اپنے متعلق۔ دوسروں کے متعلق۔ سب کے متعلق۔ اگر ان باتوں میں جھوٹ نہ ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان میں سے کسی بات کو غیبت نہیں کہا جا سکتا۔ ہر وہ بات جو کسی کی عدم موجودگی میں اس رنگ میں کی جائے کہ اس کے وقار کو ٹھیس لگے وہ غیبت ہے۔ ہوگی تو سچی ہی۔ کیونکہ سچی نہ ہوتی تو جھوٹ کہلاتی لیکن ہمارے لئے یہ کافی نہیں ہوتا کہ ہم نے سچی بات کی ہے۔ اور بعض اوقات لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو اس کے منہ پر بھی یہ بات کہہ سکتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ آپ کہیں اس کے منہ پہ۔ پھر وہ غیبت نہیں رہے گی پھر وہ طعن و تشنیع والی بات ہوگی۔ لیکن اگر آپ کسی کی عدم موجودگی میں یہ بات کرتے ہیں تو یقیناً غیبت ہے۔ اور غیبت کے متعلق جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے۔ مردہ بھائی۔ اور پھر اس کا گوشت کھانا۔ یہ دونوں انتہائی مکروہ باتیں ہیں۔ ہمیں کسی کی عدم موجودگی میں اس کے خلاف اس رنگ میں بات نہیں کرنی چاہئے کہ اس کے وقار کو ٹھیس لگے۔ لیکن اس بات سے بچا کس طرح جائے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ "اس کا بہترین طریق یہ ہے کہ آپ دوسروں سے محبت کے طریق پر تعلقات کو استوار کریں" جس کے ساتھ محبت ہوگی۔ اس کے وقار کو ٹھیس پہنچانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ بات سچی ہو یا جھوٹی۔ اول تو جھوٹی بات کہنے کا مطلب ہی کوئی نہیں۔ یہ بذات خود ایک بہت بڑی برائی ہے۔ سچی بات بھی ہم کسی اپنے دوست کے متعلق اس رنگ میں نہیں کہتے کہ اس کا وقار کم ہو اور اس کی عزت میں فرق آئے۔ اس کے متعلق لوگوں کے دلوں میں برے برے خیالات پیدا ہونے شروع ہو جائیں۔ پس اگر کسی سے محبت ہے تو یقیناً ہم اس کی اچھی باتیں ہی دہرائیں گے۔ اور اگر کوئی بری بات ہوگی تو اسے بھی اس رنگ میں نہیں دہرائیں گے کہ اس کے وقار کو ٹھیس لگے۔ یہ اور بات ہے کہ کسی وقت کوئی بات کہہ بھی دی جاتی ہے لیکن اس کے غیبت ہونے کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب اس کے پیچھے نیت یہ ہو اور۔ جس کا نتیجہ یہ نکلے۔ کہ اس سے کسی کے وقار کو ٹھیس پہنچے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ "کئی طرح سے ہم غیبت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ان میں ایک یہ مثبت طریق ہے کہ آپ تعلقات کو دوسروں سے محبت کے طریق پر استوار کریں۔

اس ارشاد میں حضرت صاحب نے واضح طور پر یہ فرمایا ہے کہ محبت کا طریق استوار کرنے سے انسان دوسروں کے متعلق بری بات کہہ ہی نہیں سکتا۔ بری بات سوچ بھی نہیں سکتا۔ کہنا تو دور کی بات ہے۔ پس اگر ہم اپنے دوستوں سے محبت کا طریق اختیار کریں اگر ہم ہر شخص سے محبت کا طریق اختیار کریں تو غیبت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور یہی بہتر طریق ہے کہ کوئی شخص موجود ہو یا موجود نہ ہو اس کے متعلق اچھی باتیں کی جائیں اور اس کی نہ صرف اچھی باتوں کو دہرایا جائے بلکہ اس طرح دہرایا جائے کہ اس کے وقار میں اضافہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم غیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے تعلقات کو دوسروں سے محبت کے طریق پر استوار کریں۔

دل میں کچھ اَور' زباں پہ ہے کچھ اَور
تم تو کرتے نہیں ہو اِس پر غَور
دے رہے ہو فریب کس کس کو
نامناسب ہے یہ طریق' یہ طَور

ابوالاقبال

دوہے

گدلے پانی میں تو چاند بھی صاف دِکھے نہ پھُول
ساجن درشن چاہے تو کر صاف تُو مَن کی دھول

بندہ' بندہ نہ رہے گر جو چاہے سو پائے
مالک بھی وہ کاہے کا گر اپنی نہ منوائے

کون کسی کا درد بٹائے لاکھ ہوں سجّن' رمیت
جس تَن لاگے سو تَن جاگے جگ کی یوہی رِیت

مورکھ تو نے کاہے کو اپنوں سے باندھا بیَر
تجھ سے اچھا پیڑ کہ جس کی چھایا لیویں غیَر

چاروں کھُونٹ ہے پھیلی لالی' خون کی آوے باس
جگ جنگل میں مانس نوچیں اک دُوجے کا ماس

بیٹھ کے لوگوں میں نہ چھیڑ تُو اپنے دُکھ کے راگ
ایسا نہ ہو ڈس لیں تجھ کو تنہائی کے ناگ

رُوپ جوانی لُوٹ کے لے گئے وقت سمے کے چور
بانکی نار بنی ہے پگلی دیکھ تو اپنی اور

منگتی در پہ آ بیٹھی ہے جھولی کو پھیلائے
اس آشا میں اس در سے کوئی خالی ہاتھ نہ جائے

صاجزادی امتہ القدوس

مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو

تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو' گو وہ گالی دیتا ہو۔

جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دُعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے۔ کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے۔ خدا کے رسول کے لئے۔ خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ در حقیقت مجھے پہنچتا ہے۔ ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم شیخ رحمت اللہ

مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب

محترم شیخ عبدالوہاب صاحب بھی چل بسے۔

آپ قیام پاکستان کے فوراً بعد کراچی آکر آباد ہو گئے تھے گاہے گاہے رسمی ملاقات بھی ہو جاتی تھی مگر اصل ملاقات کی ابتداء ان کے سیکرٹری مال مقرر ہونے پر ہوئی۔ ان کے نام کے ساتھ محض سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی لکھنے سے ان کے جوہر کا اندازہ نہ ہو پائے گا لہٰذا ان حالات اور پس منظر کا لکھنا ضروری ہے جن میں انہوں نے اس کام کا چارج سنبھالا۔

پاکستان کے قیام سے پہلے کراچی میں چندہ دینے والے احمدیوں کی تعداد ۱۷ تھی۔ تقسیم ہند کے فوراً بعد کراچی میں جماعت کا غیر معمولی سرعت کے ساتھ خلاف توقع غیر معمولی اضافہ ہوا اور جماعت احمدیہ کے افراد کراچی کے طول و عرض میں آکر آباد ہوئے۔ انہی آنے والوں میں محترم عبدالحق رامہ بھی تھے جو دہلی سے تشریف لائے اور جماعت کے سیکرٹری مال مقرر ہوئے۔ یہ ملٹری اکاؤنٹس کے آدمی تھے ساری عمر ہندوستانی فوج کے مالی معاملات کو کنٹرول کیا تھا اس لئے مالی معاملات کا بہت وسیع تجربہ تھا اس کے ساتھ مخلص۔ انتھک کام کرنے والے اور مالی سوچ میں گہری نظر کے حامل تھے۔ انتظامی قابلیت بھی بہت تھی۔ کراچی کو کئی حلقوں میں تقسیم کر کے ایسے رنگ میں محصل مقرر کئے تا چندہ دینے والوں کو سہولت رہے اور جماعت کے اموال بھی محفوظ رہیں۔ اس سارے کام کی بنیادیں اس طرح استوار کیں کہ جلد جلد وسعت کی وجہ سے مالی معاملات میں خلل واقع نہ ہو۔ بفضلِ خدا ان کی یہ سعی کامیاب رہی اور آج بھی کراچی جماعت کا مالی نظام معمولی تبدیلیوں کے ساتھ ان کے وضع کردہ خطوط پر چل رہا ہے۔

رامہ صاحب کی حسنِ کارکردگی کا علم حضرت امام جماعت ثانی کو بھی تھا اور ان کے کام پر بارہا اظہار خوشنودی فرما چکے تھے چنانچہ ایک موقعہ پر قیام کراچی کے دوران فرمایا کہ رامہ صاحب جیسے کارکن کی مرکز میں زیادہ ضرورت ہے اس لئے ان کو ناظر بیت المال مقرر کرتا ہوں امیر صاحب نئے سیکرٹری مال کا انتظام کریں ہم نے حضرت صاحب کو نظر ثانی کی درخواست دی جو نامنظور ہوئی۔

رامہ صاحب کی جگہ لینا آسان کام نہ تھا جماعت کے کئی معمر افراد جو ہماری نظر میں اہل ہو سکتے تھے کو یہ عہدہ پیش کیا گیا اور بار بار درخواست کی گئی مگر ان میں سے کوئی بھی اس ذمہ داری کو لینے کے لئے تیار نہ تھا۔

ایک شام چوہدری عبداللہ خانصاحب اور یہ خاکسار فکر مندی کے ساتھ یہ سوچ رہے تھے کہ کس کے سپرد یہ ذمہ داری کی جائے کہ میجر شمیم احمد صاحب فرمانے لگے کہ میرے ذہن میں شیخ عبدالوہاب ہیں اگرچہ نوجوان ہیں مالی معاملات کا تجربہ بھی نہیں مگر بڑی صلاحیتوں والے ہیں میرے ساتھ بطور معتمد خدام الاحمدیہ کام کر رہے ہیں جماعت کی ضرورت کے پیش نظر میں ان کو خدام کے کام سے فارغ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب اور میں ان سے ناواقف تھے۔ مالی معاملات میں ان کو کوئی تجربہ نہ تھا اس لئے اشد ضرورت کے باوجود طبیعت میں بڑی ہچکچاہٹ تھی مگر ہمارے پاس سوائے میجر صاحب کے انتخاب کے قبول کرنے کے کوئی چارہ بھی نہ تھا یہ حالات تھے جن میں انہوں نے رامہ صاحب کی جگہ لی اور پھر بفضل خدا اپنی محنت۔ خداداد ذہانت اور لگن سے اس طرح کام کو سنبھالا کہ ہمارے سارے فکر دور ہو گئے اور رامہ صاحب کی کبھی کمی محسوس نہ کی۔

شیخ صاحب ٹیم سپرٹ رکھتے تھے اس لئے اپنے رفقا سے خوب بنتی تھی ان کے نائب چوہدری نذیر احمد صاحب مرزا عبدالرحمان محاسب اور آڈیٹر بھاگلپوری صاحب تھے یہ تینوں مخلصین یک جان سہ قالب تھے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ اتنا لمبا وقت اکٹھے کام کرنے کے باوجود کبھی ان کے درمیان شکوہ و شکایت کی صورت پیدا ہوئی ہو۔

شیخ صاحب سوچ کے لحاظ سے بڑے دور اندیش تھے صائب الرائے تھے مگر اپنی رائے پر بضد نہ ہوتے تھے۔ ان کا خط بہت اچھا تھا اپنے مافی الضمیر کو تحریر میں خوب بیان کر لیتے تھے۔ کراچی سے پہلے یہ لاہور گئے اور پھر اسلام آباد جا آباد ہوئے۔ الیکشن کمیشن میں ڈپٹی سیکرٹری کے عہدے پر فائز تھے ایک دفعہ الیکشن کمشنر بلوچستان کے منصب کی ان کو پیشکش ہوئی مگر ملکی حالات کے پیشِ نظر انہوں نے اس سے معذرت کر لی۔

اسلام آباد جماعت میں پہلے یہ نائب امیر رہے پھر لمبا وقت امارت کے فرائض انجام دیتے رہے اور بڑی عمدگی سے جماعت کے کام کو چلایا۔ میرے ساتھ اپنے پرانے تعلق کو ہمیشہ قائم رکھا۔ جب کبھی میرا اسلام آباد جانا ہوتا با صرار دعوت کرتے اس طرح ان کے دستر خوان پر دوسرے دوستوں سے بھی ملاقات رہتی۔ بڑے اچھے دوست تھے۔ بڑے عمدہ انسان تھے امام جماعت کی اطاعت کو حرز جان سمجھتے تھے اس لئے حضرت صاحب کے احکام کو اولیت دیتے۔ خلاف توقع ان کو جلد بلاوا آگیا اور یہ اپنے مولا کے پاس حاضر ہو

باقی صفحہ ۴ پر

Thanks to God

I know a man. You gave him much
And he was proud of it
He thought that he deserved it all
He got it through his wit
He did not feel to give You thanks
And talked of brawn and brain
He thought, for all the time to come
His wealth, he could retain
But then a fateful day arrived
His riches were gone and lost
He found it hard to live his life
With things of rising cost

I know a man who did not have
For decent clothes and food
But he was full of thanks to You
With never a brooding mood
He knew that it was You who gave
Whate'er he had with him

And You could give him more much more
Such chances weren't slim
And then, of course, You gave him much
And made him rich, super-rich
He gave You thanks with a humble heart
And didn't fall in pride's ditch

My Lord and God You make me poor
Or rich, super-rich You make
But let me give You thanks for it
With every breath I take

خدا کا شکر ہے

میں ایک شخص کو جانتا ہوں
جسے تو نے بہت کچھ دیا تھا
اور وہ اس پر تکبر کرتا تھا
وہ سمجھتا تھا کہ ان تمام چیزوں کا اسے استحقاق ہے
اور کہ اس نے وہ تمام چیزیں اپنی عقل کے زور پر حاصل کی ہیں
اسے کبھی اس بات کا احساس پیدا نہ ہوا
کہ وہ تیرا شکر ادا کرے
وہ ہمیشہ اپنی قوت بازو اور اپنی دماغی صلاحیتوں کا ذکر کرتا تھا
وہ سوچتا تھا کہ ہمیشہ کے لئے وہ اس سب کچھ کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے
لیکن پھر ایک ایسا دن آیا
جو اس کی تقدیر کو بدل دینے والا تھا
اس کی تمام دولت ضائع ہو گئی
حتیٰ کہ اسے اپنی گزر بسر مشکل ہو گئی
کیونکہ اشیاء کی قیمتیں بھی بہت بڑھ گئی تھیں
میں ایک شخص کو جانتا ہوں
جس کے پاس اتنا کچھ بھی نہیں تھا کہ وہ اچھے کپڑے پہن سکے
اور اچھا کھانا کھا سکے
لیکن وہ تیری شکر گزاری سے معمور تھا
اور اسے کبھی اس حال میں نہ دیکھا گیا
کہ شکوہ و شکایت کر رہا ہو
وہ اس بات کو خوب جانتا تھا
کہ جو کچھ بھی اس کے پاس ہے تیرا دیا ہوا ہے
اور اگر تو چاہے تو اسے مزید بہت کچھ دے سکتا ہے
اور اس بات کے مواقع بھی کچھ کم نہیں تھے
اور پھر ہوا ایسا
کہ تو نے اسے بہت کچھ دیا
اور اسے امیر کبیر بنا دیا
بلکہ بہت زیادہ امیر کبیر بنا دیا
اس نے تیرا شکریہ ادا کیا
اور ایسا کرتے ہوئے اس کا دل عجز و انکسار سے پر تھا
اور وہ کسی طرح بھی تکبر کی کھائی میں نہ گرا
میرے آقا اور میرے خدا
تو مجھے غریب بنا دے یا دولت مند کر دے
یا مجھے بہت زیادہ دولت مند کر دے
لیکن مجھے اس بات کی توفیق دے
کہ میں جو کچھ بھی ہوں تیرا شکریہ ادا کروں
اور میں یہ شکریہ اپنی ہر سانس کے ساتھ ادا کرتا رہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

بعض تصاویر کے ساتھ کوئی اہم واقعہ نہ بھی وابستہ ہو تو وہ دیکھنے میں خوبصورت لگتی ہیں۔ ہم اخبارات میں مختلف گروپوں میں شائع ہونے والی تصاویر کو دیکھتے ہیں تو باوجود اس کے کہ ہو سکتا ہے کہ ہم ان میں سے کسی شخص کو بھی نہ جانتے ہوں لیکن تصویروں کا آپس میں مقابلہ کرتے ہیں تو ضرور اچھی تصویروں کو سراہتے ہیں۔ لیکن اس وقت جو تصویر میرے سامنے ہے یہ تصویر کے لحاظ سے بھی اچھی ہے۔ اور اس کے ساتھ جو واقعات وابستہ ہیں وہ بھی خاصے اہم ہیں۔ تصویر فری ٹاؤن سیرالیون میں لی گئی تھی اور بعض دیگر افراد کے نمایاں ہونے کے باوجود مجھے سب سے زیادہ نمایاں فری ٹاؤن کی بیت احمدیہ کے امام لگتے ہیں۔ تھے تو یہ ایک کمپنی میں ڈرائیور لیکن دین کا علم حاصل کرنے کے شوقین اور اس علم کو پھیلانے کے اس سے بھی زیادہ شوقین۔ لمبا چوغہ اور نہایت خوبصورت رنگوں والی ٹوپی۔ خوبصورت چشمہ اور خوبصورت داڑھی۔ اور سفید سلیپر۔ میں جب ان کی صورت دیکھتا ہوں تو مجھے بہت سی باتیں اس طرح یاد آتی ہیں کہ ان کے لئے میرے دل میں جو محبت کا جذبہ ہے وہ بڑھنے لگتا ہے۔ نام ان کا کول تھا۔ اور جماعت میں امام کول کے نام سے معروف اور مشہور تھے۔ کبھی فری ٹاؤن سے قریب کے کسی گاؤں یا قصبے میں دعوت الی اللہ کے لئے جانا ہوتا تو باوجود اس کے کہ جماعت کا اپنا ڈرائیور بھی تھا۔ آپ محض ثواب کی خاطر اس بات پر اصرار کرتے کہ میں گاڑی ڈرائیو کروں گا۔ بہت اچھے ڈرائیور تھے لیکن کہا جا سکتا ہے کہ ان کا یہ جذبہ ان کی ڈرائیوری سے بھی بہت اچھا تھا۔ دھیمی آواز میں بات کرنے والے اور ہمیشہ ان سے مل کر یوں لگتا کہ ان کے جسم سے محبت کی رُو پھوٹتی ہے۔ قریب آتے اور دوسروں کو قریب لاتے۔ میرے ساتھ ان کے بڑی محبت کے تعلقات تھے۔ اس بات کی ہمیشہ کوشش کرتے کہ میرے قریب رہیں، میری بات کو سنیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔ اور بیت احمدیہ فری ٹاؤن میں اپنے علوم دینی سے دوسروں کو متمتع کریں۔ ان کی خوبیوں کے سب لوگ مداح تھے۔

ان کے علاوہ ایک نوجوان اگرچہ کوئی ایسے نوجوان بھی نہیں لیکن شکل وصورت سے اور جسمانی صحت کے لحاظ سے بالکل نوجوان لگنے والے شخص مسٹر ایف۔ ایس۔ بنگورا۔ پہلے احمدیہ جماعت کے پاس کتابوں کی ایک دکان بھی تھی اور اس دکان میں عام طور پر دینی کتابیں رکھی جاتی تھیں۔ چند ایک ایسی کتابیں بھی جو سکولوں کے کام آسکتی ہیں۔ لیکن پھر فیصلہ کیا گیا کہ دوکان بجائے جماعت کے پاس رکھنے کے جماعت کے کسی فرد کو دے دی جائے اور وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس جماعتی تجارت کو فروغ دیں۔ چنانچہ اس کام کے لئے مسٹر ایف۔ ایس۔ بنگورا آگے آئے۔ جب میں فری ٹاؤن پہنچا تو یہ دکان مسٹر بنگورا کے پاس تھی۔ مسٹر بنگورا اپنی طبیعت کے لحاظ سے کچھ تیز تو تھے لیکن یہ ان کی خوبی تھی کہ اطاعت کرتے تھے اور احترام کرتے تھے۔ میں نے اکثر دیکھا کہ جب کوئی مربی ان کی دکان پر چلا جاتا خاص طور پر میں خود، تو یہ تمام گاہکوں کو ایک طرف کر کے اس کی طرف توجہ دیتے اور میرے جانے پر تو اکثر باآواز بلند اپنے گاہکوں سے کہتے کہ میری جماعت کے امیر صاحب آگئے ہیں پہلے میں ان سے بات کروں گا۔ جن چیزوں کی انہیں ضرورت ہے وہ انہیں دوں گا اور پھر آپ میں سے کسی کی طرف توجہ کر سکوں گا۔ یہ ان کے دلی جذبے کا اظہار تھا اور وہ یہ جذبہ کھل کر ظاہر کرتے تھے۔ ان کی صلاحیتوں نے جماعت کی اس دکان کو ایک بہت اہم دوکان بنا دیا۔ یہ ہر طرف نگاہ رکھتے تھے۔ احمدیہ مشنوں میں کہیں بھی چھپنے والی کتب منگوا کر اپنے پاس رکھتے اور اس طرح احمدیہ جماعت کے کسی فرد کو، کسی اور مشن سے وہاں کی چھپی ہوئی کتاب براہ راست منگوانے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی۔ بعض اوقات ایسا بھی کرتے کہ کسی مشن نے کوئی کتاب شائع کی ہے اس کی ایک کاپی انہیں بھی ملی ہے یہ اس کو فری ٹاؤن میں دوبارہ چھپوا کر اپنی دوکان میں رکھ لیتے مقصد یہ ہوتا کہ سیرالیون کی جماعت کے دوستوں کو یہ کتاب آسانی سے مل سکے اور ان کے علم میں بھی وہ اضافہ ہو سکے جو اس مشن کے اراکین کے علم میں ہوا جہاں بنیادی طور پر یہ کتاب چھپی تھی۔

ان کے علاوہ مسٹر بونگے بھی ہیں۔ یہ ایک لمبے عرصے تک سیرالیون کی احمدیہ جماعت کے سیکرٹری جنرل بھی رہے اور پرائمری سکولوں کے مینیجر بھی۔ بہت ہوشیار تھے۔ سکول چلانے کا انہیں ڈھنگ آتا تھا۔ خود بھی ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ مربیوں کے ساتھ خاص طور پر مربی انچارج کے ساتھ اکثر دوروں پر جاتے اور ان کو وہاں متعارف کروانے کا کام اپنے ہاتھ میں رکھتے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جس طرح یہ تعارف کرواتے تھے۔ وہ سب کے لئے دِل پسند طریق تھا۔ میرے ساتھ بھی کئی دفعہ کئی شہروں میں احمدیہ سیکنڈری سکول کے معائنے کے وقت گئے اور بڑی اچھی خدمات سرانجام دیں۔ ایک دفعہ ربوہ بھی تشریف لائے تھے۔ مجلس شوریٰ کے ایام تھے۔ مجلس شوریٰ میں حضرت امام جماعت الثالث نے آپ سے تقریر کرنے کو کہا اور آپ نے بغیر اس وقت سے پہلے اطلاع ملنے کے ایسی تقریر کی کہ حاضرین کو حیران کر دیا۔ سیرالیون کے حالات پیش کئے۔ وہاں کی روزمرہ کی زندگی اور وہاں کی ترقی کے مواقع بیان کئے۔ تقریر کے بعد اور خاص طور پر مجلس شوریٰ کے اجلاس کے اختتام کے بعد اکثر لوگوں کو یہی بات کرتے سنا گیا کہ بہت بڑا مقرر ہے۔ بہت اچھی طرح اپنی باتیں بیان کرتا ہے۔ انداز دلنشیں ہے۔

ایک دفعہ فری ٹاؤن میں سیاسی گڑبڑ تھی ہمارا مشن ہاؤس صدر مملکت کے محل کے بالکل قریب ہے اور اس محل اور ہمارے مشن ہاؤس کے درمیان ایک بہت بڑا میدان ہے۔ جہاں پر بعض لوگ اپنے سیاسی حریفوں کو لا کر پیٹا کرتے تھے۔ اس طرح مشن ہاؤس ان دنوں خطرات سے گھرا ہوا تھا۔ گلیاں اور سڑکیں بھی انہی خطرات سے پُر تھیں۔ مسٹر بونگے مشن ہاؤس آئے۔ چھپتے چھپاتے، اور شائد ڈرتے ڈراتے۔ لیکن جب مشن ہاؤس میں پہنچے تو کہنے لگے میں نے سوچا کہ آج یہاں آنے کا حوصلہ پیدا کرنا ہر شخص کا کام نہیں۔ میں جا کر ضرور اپنے بھائیوں سے ملوں گا۔ اور راہ کے خطرات کی ہرگز پرواہ نہیں کروں گا یہ ان کے مربیوں سے اخلاص کا ایک نمونہ تھا۔ اور وہ اسی طرح کی خدمات اور اسی طرح کے محبت کے جذبات سے تمام مربیوں کو نوازا کرتے تھے۔ کبھی کبھی وہاں کے صدر جماعت پیرا ماؤنٹ چیف ناصر۔ کے۔ گامانگا۔ بھی ہمارے ساتھ ہوتے۔ جب یہ دونوں ہم سفر ہوتے سفر بہت پُرلطف گزرتا۔ مسٹر بونگے میں ایسا مزاح کا رنگ پایا جاتا ہے کہ جیسے ان کے منہ سے پھول جھڑتے ہوں۔ بات کرتے ہیں تو خوش کر دیتے ہیں۔ صدر گامانگا باتیں تو زیادہ نہیں کرتے تھے۔ لیکن ان کی معصوم ہنسی ہم سب کے دلوں کو بہت شاداں کرتی تھی۔ ہم ان کے چہرے کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ ذرا سی ہنسی آئی اور انہوں نے ایک چھوٹی سی بات کی اور محفل کو زعفران زار بنا دیا۔ ایک دفعہ کہنے لگے ہمارے ہاں کہا جاتا ہے کہ اگر مچھر کو مارو گے تو اپنے ہی گال پر تھپڑ پڑ جائے گا۔ کیونکہ عام طور پر مچھر کو جو ایک بہت چھوٹا سا کیڑا ہے۔ بہت چھوٹے سے جسم کا ہے۔ ہم زور سے تھپڑ مارتے ہیں اور وہ تھپڑ ہمارے اپنے ہی منہ پر لگتا ہے۔ ایسی اور بھی کئی مثالیں دیا کرتے تھے۔ اور ان کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ ہمیں یہ پتہ چلے کہ ان کی زبان اور ان کے خیالات کتنے وسیع ہیں۔

اس تصویر میں دو پاکستانی مربی بھی ہیں مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری اور یہ خاکسار۔ اور تصویر اس وقت لی گئی جب میں چار سالہ قیام کے بعد واپس پاکستان آرہا تھا۔ تصویر بھی خوبصورت ہے اس میں جن لوگوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان کی باتیں بھی خوبصورت ہیں اور دل میں اترنے والی ہیں۔ ان کے ہم سے تعلقات بھی برادرانہ اور عقیدت مندانہ تھے۔ اور ان سب باتوں کی قدر کرتے ہوئے میں نے فیصلہ کیا کہ اس تصویر کو "کاغذی ہے پیرہن" میں محفوظ کر لیا جائے۔

ہفت روزہ ٹروتھ نائیجیریا ۲۰ دسمبر ۱۹۶۳ء

ہماری تاریخ

LAGOS, FRIDAY DECEMBER 20, 1963

OU ADDRESS
THE EDITOR
P. O. Box 418
Lagos

the TRUTH
THE FIRST AHMADIYYA NEWSPAPER IN NIGERIA

JESUS IN ROME
PRICE 10/-
Ahmadiyya Bookshop
45, Idumagbo Avenue,
P. O. Box 418, Lagos.

VOL. XIII No. 5 — LAGOS, FRIDAY DECEMBER 20, 1963 — PRICE ONE PENNY

EDITORIAL

Our Annual Conference

AHMADIYYA Mission in Nigeria will, ..., hold its Annual Conference next week. As usual, members of the Mission will arrive in Lagos from all the parts of the country. Each and every one of them will undertake this journey for no other purpose than to please God by taking part in something that aims at helping and the [illegible]. We pray to God that He may bless the Conference and reward all

75TH ANNIVERSARY OF THE AHMADIYYA COMMUNITY

Ahmadiyya Mission in Nigeria will [redacted], observe the anniversary on 26th and 27th December in Lagos

Ahmadiyya Mission which now has its branches all over the world, was started by Hazrat [illegible] in 1889 A.D.

بقیہ صفحہ ۳

گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے ان کے نیک کاموں کو قبول فرمائے اور کمزوریوں سے درگزر کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔

پروفیسر صاحبزادہ حسن شاہ ——— بشکریہ ہفت روزہ لاہور

کشمیر کے کتب خانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاست جموں و کشمیر میں علمی ذوق و شوق کی روایات بڑی پرانی ہیں۔ زمانہ قدیم میں کشمیر علم و فن کا مرکز مانا جاتا تھا۔ چنانچہ ہیون سانگ کے سفرنامے سے یہاں کے علمی مراکز کے بارے میں بڑے بیّن اشارات ملتے ہیں۔ دراصل یہ سارا خطہ ٹیکسلا اور گندھارا کے تہذیبی حلقہ کا حصہ تھے اور مہایان بودھ مت کے عروج کے بعد سنسکرت زبان و ادب کی ترقی کا گہوارہ بن چکا تھا۔ وجے شور۔ وچار ناگ۔ بھیروہ شری نگر۔ پرآن اوہشان (موجودہ پانز چھک) اوتی پور۔ مار تنڈ۔ پری ہاس پور اور بارہمولا۔ بڑے اہم ادبی مرکز تھے۔

جہاں فلسفہ' ہیئت' ریاضی۔ طب۔ جوتش اور مذہب و تصوف کی تعلیم کا اعلیٰ انتظام تھا۔ اور ان اداروں کے بیش بہا کتاب خانے بھی تھے۔

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی' کے فیض سے کشمیر میں اسلام کی ضیاباری کا دور شروع ہوا اور سب سے پہلے سری نگر میں خانقاہ معلیٰ اور سوپور' ترال پمپھی بھون مار تنڈ میں اعلیٰ درسگاہیں قائم ہوئیں۔ جہاں مبلغ تیار ہوتے تھے۔ صوفی مراقبے کرتے تھے اور عوام روحانی فیوض حاصل کرتے تھے اور ان میں تفسیر و حدیث کے کتب خانے تھے۔

پہلا باقاعدہ کتب خانہ سب سے پہلا باقاعدہ کتاب خانہ قائم کرنے کا سہرا سلطان الاعظم سلطان زین العابدین کے سر ہے سلطان نے ہندوستان' خراسان' ایران اور شام و عرب تک سے کتابیں منگوا منگوا کر جمع کیں اور اپنے محل کے قریب ایک دارالعلوم قائم کیا جس کی نگرانی خود شیخ الاسلام ملاّ کبیر کے سپرد تھی۔

اس کتاب خانہ کے لئے جب شریف مکہ نے تفسیر کشاف زمخشری کا ایک نسخہ ارسال کیا تو سلطان' شاہی خاندان کے افراد اور علماء نے بارہ میل پیدل چل کر شہر کے باہر اس کتاب کی پیشوائی کی۔ اس سارے واقعہ کا ذکر مرزا حیدر دوغلات نے تاریخ رشیدی میں کیا ہے۔

چکوں کے زمانے تک یہ کتاب خانہ موجود تھا۔ اسی کتاب خانے کی برکت تھی کہ کشمیر میں جلد بندی۔ خطاطی۔ نساخی۔ حکاکی اور مذہب کاری کے فنون نے ترقی پائی۔ اور کتابوں کو نقل کر کے صاحبان ذوق تک پہنچانا کشمیر میں صنعت کی صورت اختیار کر گیا۔ پروفیسر آئیونوف نے بنگال ایشیاٹک سوسائٹی کے مخطوطات کی فہرست مشرح میں ایک جگہ لکھا ہے کہ آج بھی وسط ایشیائی اور ایرانی کتاب خانوں کے مخطوطات کے مجموعوں میں کشمیری کاتبوں اور خطاطوں کے تیار کردہ مخطوطات بکثرت ملتے ہیں۔

عہد مغلیہ میں یہ علمی ذوق و شوق جاری رہا اور روسا و علماء کے ذاتی کتاب خانوں کی زینت نسخے اب تک جابجا ملتے ہیں۔

افغانوں' سکھوں اور ڈوگروں کے پُرآشوب دور میں علمی محفلیں سرد پڑ گئیں۔ بالآخر مہاراجہ رنبیر سنگھ کے عہد میں دیوان کرپارام ایمن آبادی (م۔ ۱۸۷۴ء) مدار المہام مقرر ہوئے۔ آپ فارسی عربی اور سنسکرت کے عالم تھے۔ اور آپ کا شوق تھا کہ مہاراجہ رنبیر سنگھ کشمیر کے اکبر اور آپ خود کشمیر کے ابوالفضل کی حیثیت سے یاد رہیں۔

چنانچہ اسی دور میں ریاست کا سب سے پہلا جدید کتاب خانہ سری رنبیر سارسوت کے نام سے قائم ہوا۔

بعد میں اس کا مذہبی اور شاستری حصہ رگھوناتھ مندر جموں کے شاہی کتب خانے کے ساتھ ملحق ہو گیا۔ اور مطبوعہ اور جدید علوم و فنون کی کتابیں سری رنبیر لائبریری جموں میں جمع کر دی گئیں۔

سری رنبیر لائبریری میں انگریزی کی کتابیں سب سے زیادہ ہیں اور یہ مجموعہ ادب تاریخ۔ فلسفہ۔ سفرنامہ۔ لغت۔ تاریخ۔ اقتصادیات۔ مذہب وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اردو ہندی۔ پنجابی اور ڈوگری کے شعبے نئے ہیں۔ کچھ کتابیں فارسی۔ عربی اور سنسکرت میں بھی ہیں۔ پہلے یہ لائبریری عجائب گھر میں قائم تھی۔ ۱۹۶۴ء میں اسے پنڈت رادھا کرشن جج ہائی کورٹ کی کوٹھی واقع کچی چھاؤنی جموں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ کتابوں کو جدید طریق سے کیٹالاگ کرنے کا کام دس ہزار روپے کی خاص گرانٹ سے مکمل ہوا ہے۔ اور اب اس کے لئے الگ عمارت بنانے کی تجویز زیر غور ہے تعداد کتب ساٹھ ہزار سے متجاوز ہے حکومت کی طرف سے بیس ہزار روپے سالانہ امداد ملتی ہے۔ مخیر ہندو افسر اپنی نجی کتابیں بھی دیتے رہے ہیں۔

دوسرا سرکاری کتب خانہ ریاست کا دوسرا سرکاری کتب خانہ ۱۸۹۲ء میں مہاراجہ پرتاب سنگھ کے عہد میں قائم ہوا تھا۔ سری نگر شہر کے باہر لال منڈی کا سرکاری رنگ محل تھا۔ جہاں اسلام آباد سے شاہی سواری کشتیوں کے ذریعے اترتی تھی۔ اور مہاراجہ اس رنگ محل میں آرام کرتا تھا۔ پھر ساعت نیک دیکھ کر شاہی جلوس شیر گڑھی محلات کو روانہ ہوتا تھا۔ اور شہر میں داخل ہوتا تھا۔ پرتاپ سنگھ نے لائبریری کے قیام کے لئے اسی عمارت کو منتخب کیا۔ عمارت کے ایک حصہ میں آثار قدیمہ کا عجائب خانہ ہے جس میں اب مخطوطات۔ قدیم سکوں اور کشمیری صنعت و معدنیات کے نمونے بھی شامل ہو گئے ہیں۔

اس کتاب خانہ کا نام اس وقت کے ڈوگرہ حکمران کے نام پر سری پرتاپ پبلک لائبریری رکھا گیا تھا۔ سری رنبیر لائبریری کی طرح اس کتاب خانہ میں بھی بڑے شعبے انگریزی زبان و ادب اور علوم متداولہ کے ہیں۔ لیکن یہاں کا فارسی عربی اور اردو کا شعبہ زیادہ بہتر ہے۔ کشمیر اور پنجابی کے شعبے حال ہی میں قائم ہوئے ہیں پورا کتاب خانہ جدید وضع کے کیٹالاگ کے نظام کے مطابق منتظم ہے اور سیاحوں کی ضروریات کو پورا کرتا بلکہ ان کے لئے خاص کشش رکھتا ہے۔ کتابوں کی تعداد اسی ہزار کے قریب ہے اور حکومت کی طرف سے تقریباً پچیس ہزار کی گرانٹ مقرر ہے۔

تیسرا سرکاری کتب خانہ ریاست کا تیسرا سرکاری کتب خانہ پونچھ کے جاگیردار راجہ جگ دیو سنگھ کے نام پر ۱۹۲۰ء کے قریب قائم ہوا تھا۔ اسی کی تنظیم و ترتیب بھی سری نگر اور جموں کے مرکزی کتاب خانوں کے مطابق کر دی گئی ہے۔ ۱۹۴۷ء میں ہندوستانی غاصبانہ تسلط کے ابتدائی دور میں اس کی حالت بڑی ابتر رہی اور کئی اچھی اور نادر کتابیں ہندوستانی فوجی افسر لے اڑے۔ ۱۹۶۰ء میں اس کی دوبارہ تنظیم کے بعد حالت کچھ سدھر گئی ہے۔ انگریزی کے علاوہ اردو فارسی اور پنجابی کے شعبے بھی ہیں۔ کتابوں کی تعداد بیس ہزار کے قریب ہے۔ حکومت کی طرف سے بارہ ہزار روپیہ گرانٹ ملتی ہے مسلمانوں کے نجی کتاب خانے برباد ہوئے تو وہ بھی سستے داموں اس لائبریری میں پہنچے۔ راجہ پونچھ کی ذاتی لائبریری کی کتابیں بھی اسی میں جمع کر دی گئی ہیں۔

ان تینوں لائبریریوں کو سنٹرل لائبریریوں کا درجہ حاصل ہے ان کے علاوہ ضلعی کتاب خانے ۱۹۶۵ء سے معرض وجود میں آنے لگے چنانچہ لیۃ اسلام آباد۔ بارہ مولا۔ اور ہیمور اور کٹھوعہ میں ڈسٹرکٹ پبلک لائبریاں قائم ہیں۔ سنٹرل اور ڈسٹرکٹ لائبریریاں ایک الگ نظامت کے تحت ہیں۔ ہر ضلعی لائبریری کے لئے آٹھ سے دس ہزار روپے تک گرانٹ میں دیئے جاتے ہیں ہر ایک لائبریری کے لئے الگ الگ عمارت کا انتظام ہے۔ مقامی ضرریات اور تنظیمی مشورہ کے لئے مقامی مجلس مشاورت ہوتی ہے۔ جس میں سرکاری اور غیر سرکاری اراکین ہوتے ہیں جو کتابوں کے انتخاب اوقات۔' مطالعہ اور دیگر سہولتوں کے لئے تجویزیں مرتب کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ محکمہ دیہات سدھار کی طرف سے ہر تحصیل پنچایت میں لائبریریاں قائم ہیں ان کا انتظام محکمہ سدھار کے ذمہ ہے۔ ان میں دیہاتی دلچسپی کی کتابوں کے علاوہ ریاستی اور ہندوستانی محکمہ اطلاعات عامہ کی مطبوعات بڑی فراوانی سے مہیا کی جاتی ہیں۔ ادبی حصہ ظاہر ہے کہ برائے نام ہے۔ ہر لائبریری کو دو سے ڈھائی ہزار روپے سالانہ گرانٹ ملتی ہے ان لائبریریوں کا درجہ متعین کر کے انہیں ضلعی لائبریریوں کے ساتھ ملحق کرنے کی تجویز زیر غور ہے ہندوستانی پراپیگنڈہ کی مشین کے یہ اہم پرزے ہیں۔

یونیورسٹی لائبریری سری نگر میں ۱۹۴۹ء سے الگ یونیورسٹی قائم ہے اس یونیورسٹی کی لائبریری کا بڑا حصہ آثار شریف حضرت بل کے سامنے یونیورسٹی کی اپنی عمارت میں ہے اور دوسرا حصہ پرنس آف ویلز کالج (موجودہ گاندھی میموریل سائنس کالج) کے پرنسپل کی کوٹھی کے احاطہ میں اکنامکس' کیمسٹری اور جیولوجی کے پوسٹ گریجویٹ شعبہ جات کے ساتھ ملحق ہے۔

یونیورسٹی کو مرکزی حکومت ہند' حکومت جموں و کشمیر اور خود یونیورسٹی کی طرف سے گرانٹ ملتی ہے۔ بیرونی ممالک سے بھی کتابوں کے تحائف ملتے رہتے ہیں۔ کتابوں کی تعداد دو لاکھ سے متجاوز ہے علمی۔ ادبی۔ فنی صنعتی ہر قسم کی کتابیں ہیں۔ انگریزی کے علاوہ دیگر یورپین زبانوں کے شعبہ بھی ہیں۔ اس کے علاوہ سنسکرت' ہندی۔ اردو فارسی۔ عربی پنجابی۔ کشمیری اور ڈوگری کے شعبہ جات بھی ہیں۔

مشہور فاضل علامہ اے اے فیضی سابق وائس چانسلر جموں و کشمیر یونیورسٹی نے اسلامیات کا شعبہ قائم کرنے کے لئے اپنی ساڑھے تین ہزار نجی کتابیں یونیورسٹی کو نذر کر دی تھیں۔ یہ ریاست کا سب سے بڑا' وقیع اور جدید ترین کتاب خانہ ہے۔

اورنٹیل ریسرچ لائبریری محکمہ آثار قدیمہ کے کتاب خانہ کی حیثیت سے ۱۹۰۵ء میں قائم ہوئی تھی۔ بعد میں اورنٹیل ریسرچ کا شعبہ بھی اس کے ساتھ مل گیا اور اس میں ہندو مذہب و تہذیب سے متعلق سنسکرت مخطوطات و مطبوعات کا شعبہ قائم ہوا۔ ۱۹۳۵ء میں اردو فارسی اور عربی کے شعبے قائم ہوئے لیکن اس شعبہ میں کتابوں کی تعداد ۱۹۴۷ء تک پچاس سے کم رہی ۱۹۵۱ء

میں جب محکمہ آثار قدیمہ ہندوستانی مرکزی حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا تو یہ سب مخطوطات جو گزشتہ ۴۲ برسوں کی محنت سے جمع ہوئے تھے دہلی لے جائے گئے۔ بالآخر ۱۹۵۲ء میں حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کی ذاتی توجہ سے یہ کتابیں واگزار ہوئیں لیکن بین المملکتی شہرت کے پالی مخطوطات جنہیں گلگت مینو سکرپٹ کہا جاتا ہے۔ نیشنل ارکائوز دہلی کی تحویل میں رکھ دیئے گئے۔ یہ ڈیڑھ ہزار سالہ پرانا ریکارڈ بھوج پتر پر تحریر ہے۔ اور قدامت اور حسن کے لحاظ سے نادر روزگار ہے۔ خیر ۱۹۵۱ء میں اس کتاب خانہ میں فقہ' حدیث' تفسیر۔ فارسی و عربی زبان و ادب۔ اسلامی تاریخ اردو زبان و ادب کشمیری پنجابی۔ ڈوگری کے شعبے قائم ہوئے اور تعداد کتب تین برسوں میں بارہ ہزار سے اٹھائیس ہزار تک جا پہنچی۔ مخطوطات کے شعبہ میں ۲۵۴ سنسکرت اور ۱۶ فارسی وعربی کے مخطوطات تھے ان کی مجموعی تعداد تین ہزار تک جا پہنچی۔ اس کے علاوہ اس لائبریری میں ساڑھے چار سو کشمیری تصانیف کی مائکرو فلم نقلیں بھی ہندوستان انگلستان جرمنی اور پیرس سے منگوائی گئیں اور لائبریری میں مائکرو فلم فوٹو گرافی کا یونٹ قائم ہے در آمدہ مائکرو فلم ریڈر بھی موجود ہیں۔ علاوہ ازیں ترجمہ اور نقل کی سہولت بھی لائبریری کی طرف سے مفت دی جاتی ہے۔

لائبریری میں مذہب مخطوطات کے علاوہ خطاطی اور مصوری کے بھی پانچ سو کے قریب نمونے جمع ہیں۔ اس کے علاوہ تبتی چوبی بلاک کی مطبوعات کا بھی ایک عمدہ مجموعہ ہے۔ لائبریری سے کتابیں جاری نہیں کی جاتیں۔ لیکن تحقیق و مطالعہ کے شائقین کے لئے موسم کے مطابق معقول انتظام ہے تاکہ وہ باسہولت مطالعہ کر سکیں۔ کشمیری تہذیب و تاریخ پر کام کرنے والوں کے لئے یہ ایک بے نظیر مرکز ہے اور راقم اس کی تنظیم نو کو اپنی زندگی کا ماحصل سمجھتا ہے۔ اس کے نادرات کا ذکر الگ صحبت کا محتاج ہے۔

کشمیر اکیڈیمی لائبریری کشمیر کا ہندوستانی زائیدہ آئین نافذ ہونے کے بعد ۱۹۵۷ء میں علاقائی زبانوں اور تہذیبوں کے فروغ کے لئے ایک آئینی ادارہ جموں و کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ لینگویجز اینڈ کلچر معرض وجود میں آیا اردو کے مشہور شاعر مرزا کمال الدین شیدا کشمیری اس کے معتمد مقرر ہوئے اور آپ نے بڑے حسنِ ذوق سے اکیڈیمی کی لائبریری بنائی۔ ایک حصہ مخطوطات اور دوسرا ادبیات و فنون لطیفہ پر ہے مخطوطات کی تعداد ۱۹۶۵ء تک دو صد کے قریب اور کتابوں کی تعداد پانچ ہزار سے زائد تھی۔ یہ ایک خاص ماہرانہ اور فنی قسم کی لائبریری ہے۔

رگھوناتھ مندر لائبریری دھرم ارتھ ٹرسٹ کے ماتحت رگھوناتھ پاٹھشالہ و اورنٹیل کالج جموں میں سنسکرت مخطوطات کی ایک یگانۂ روزگار لائبریری ہے ۱۸۹۸ء میں سراویل سٹائن نے اس کی مشرح فہرست شائع کی تھی اس میں زیادہ سنسکرت ادب۔ وید۔ پران۔ دھرم شاستر۔ ہندو دیو مالا اور پوجا ودی اور شیومت کے متعلق کتابیں ہیں۔ جنہیں مہاراجہ نے سرکاری خرچ پر بنارس۔ جے پور۔ مدراس اور ٹراونکور وغیرہ سے نقل کروا کے منگوایا تھا۔ ان میں کئی مخطوطات ڈوگرہ آرٹ سے مزین اور مذہب ہیں۔ مجموعی تعداد چار ہزار کے قریب ہے۔

کتاب خانہ مدینتہ العلوم سری نگر میں ادارہ اوقاف اسلامیہ نے مدینتہ العلوم آثار حضرت بل میں ایک کتاب خانہ قائم کیا ہے جس میں دو صد کے قریب مخطوطات اور دس ہزار کے قریب اردو فارسی اور عربی کی کتابیں ہیں۔ زیادہ تر کتابیں تفسیر حدیث فقہ اور تاریخ اسلام سے متعلق ہیں۔ درس نظامی کے متداول نصاب اور ان کی شرحیں دارالمصنفین اعظم گڑھ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن۔ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل۔ دارالعلوم دیوبند کی مطبوعات کے مکمل سٹ بھی جمع کئے گئے ہیں۔ تاکہ مدینتہ العلوم کے طلباء اور اساتذہ کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

بودھ کتاب خانہ لداخ میں ہمس گپھا میں لداخی مخطوطات کا ایک بہت بڑا مجموعہ ہے لیکن اس کی کوئی مشرح فہرست نہیں نہ ہی کوئی عالمانہ تبصرہ ابھی تک نظر سے گزرا ہے کہتے ہیں کہ اس میں تاریخی دستاویزات کے مجموعے بھی ہیں۔ جن سے ڈوگروں کے نظام اور سفاکی کی شہادت ملتی ہے ہسٹری آف ویسٹرن تبت میں اس کے مختصر اشارات ملتے ہیں۔

نجی کتب خانے نجی کتاب خانوں میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔ کتاب خانہ صاحبزادہ حضرت شاہ۔ صاحبزادہ حضرت شاہ جموں کے رئیس طبیب' خطیب اور وکیل تھے۔ آپ کا انتقال ۱۹۲۸ء میں ہوا اور جموں کے تاریخی قبرستان میں شیر شاہ' اردو بازار میں دفن ہوئے آپ انجمن اسلامیہ جموں کے بانیوں میں سے تھے اور پہلے معتمد تھے۔ آپ کے کتاب خانہ میں فارسی اور عربی کی نایاب کتابیں تھیں بیشتر و اکثر مصر بیروت اور تہران کی چھپی ہوئی تھیں۔ اور ان کے جمع کرنے میں میاں فیروز الدین جموی خلف میاں لال دین وزیر مہاراجہ رنبیر سنگھ کا حسن ذوق اور محنت صاحبزادہ صاحب کے شامل حال تھے جو میاں فیروز الدین کے بڑے بھائی میاں شہاب الدین کے داماد تھے۔ میاں فیروز الدین جموی بمبئی میں تجارت کرتے تھے آپ نے زادالمعاد حافظ ابن قیم کا پہلا فارسی ایڈیشن اپنے خرچ پر طبع کروا کے تقسیم کیا تھا۔ چھوٹی عمر میں انتقال ہوا۔ آپ بھی قبرستان شیر شاہ جموں میں مدفون ہیں۔

اس کتاب خانہ کی بیشتر کتابیں ۱۹۴۷ کے فسادات میں ضائع ہو گئیں۔ اور بقیہ آپ کے فرزند ڈاکٹر فضل الرحمان سابق ڈائریکٹر میڈیکل سروسز مقبوضہ کشمیر اور دیگر ورثا کے پاس ہیں یہ کتابیں زیادہ تر حدیث و تفسیر اور طب کے متعلق تھیں اور صاحبزادہ صاحب کے ذوق سلیم کی شہادت دیتی تھیں صاحبزادہ صاحب موصوف حضرت شیخ المشائخ خواجہ نور محمد تیراہی رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے تھے اور چورہ شریف ضلع اٹک سے جا کر جموں میں آباد ہوئے تھے۔ آپ اردو میں شعر بھی کہتے تھے اور دل تخلص کرتے تھے۔

کتاب خانہ مفتی اعظم جموں جموں کے برگزیدہ عالم اور درویش مولانا مفتی حافظ محمد اسحاق صاحب جموں کے مفتی اعظم اور خطیب عیدین تھے۔ آپ کے نجی کتاب خانہ میں قرآن مجید تفاسیر حدیث کا نہایت عمدہ کتب خانہ تھا۔ جو ۱۹۴۷ء کے فسادات کی نذر ہو گیا۔ حافظ صاحب کا چند برس ہوئے سیالکوٹ میں انتقال ہوا۔

کتاب خانہ صاحبزادہ محمد عمر اردو زبان کا مشہور ادیب نقاد اور ڈرامہ نویس صاحبزادہ محمد عمر کا نجی کتاب خانہ جموں میں تھا جس میں ساڑھے چار ہزار کتابیں تھیں۔ انگریزی ڈرامہ اور ادب کے علاوہ اردو زبان و ادب فرہنگ و لغت فارسی اور عربی کتابوں کا یہ ایک انمول خزانہ تھا۔ تاریخ' اقتصادیات اور تصوف پر بھی نہایت عمدہ کتابیں تھیں صاحبزادہ صاحب موصوف اکتوبر ۱۹۴۶ء میں انتقال فرما گئے۔ اور سال بھر کے بعد ان کی یہ عمر بھر کی کمائی ہندو غنڈوں کی تخریب کاری کی نذر ہو گئی۔ چھ سات سو کتابیں بچیں جو اب ان کے فرزند صاحبزادہ محمود احمد ریٹائرڈ پرنسپل امر سنگھ کالج سری نگر کے پاس محفوظ ہیں۔

کتاب خانہ میر واعظ منزل سری نگر کے بڑے نجی کتاب خانوں میں میر واعظ منزل کا کتاب خانہ بڑا بے نظیر ہے مگر ۱۹۴۷ء سے مقفل ہے اور نظروں سے اوجھل ہے کہتے ہیں کہ اس میں فارسی عربی میں ادب تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ ریاضی پر عمدہ کتابیں ہیں۔

دیگر نجی کتاب خانے مرزا کمال الدین شیدا کشمیری کے پاس بھی ایک عمدہ نجی کتاب خانہ ہے۔ کتابیں اتنی زیادہ نہیں لیکن ندرت اور حسن کے لحاظ سے یہ اپنی مثال آپ ہے۔ فارسی مخطوطات میں خطاطی کے عمدہ نمونوں کے علاوہ بڑے نادر نسخے بھی ہیں۔

پیر شمس الدین حیرت پاندانی جو فارسی زبان کے ہمعصر استاد اور بزرگ صوفی ہیں کتابوں کے بڑے رسیا ہیں آپ کے پاس قلمی کتابوں کا ایک عمدہ ذخیرہ ہے جس میں دیوان بیاضیں تاریخ اور تصوف پر تصانیف بڑی محنت سے جمع کی گئی ہیں۔

مگر آپ نے کبھی کسی کو سارے کتاب خانے کی زیارت نہیں کروائی آپ خود فارسی اور کشمیری گو شاعر بھی ہیں اور ادب کے جوہر شناس بھی۔

مفتی محمد شاہ سعادت کشمیر کے مشہور اور آخری فارسی نگار مورخ مفتی محمد شاہ سعادت تھے۔ آپ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے خلیفہ اور شہر کے بائیں حصہ کے مفتی تھے۔ کتابوں سے آپ کو بہت لگن تھی آپ کے پاس ایک ہزار کے قریب نادر قلمی کتابیں تھیں لیکن آپ یہ کتابیں خاص خاص لوگوں کے سوا کسی کو نہ دکھاتے تھے فارسی شعر و ادب کے علاوہ تاریخ اور تصوف و فقہ پر بڑی نادر کتابیں جمع تھیں آپ نے ۱۹۵۴ء میں انتقال فرمایا۔ اب یہ کتاب خانہ کسمپرسی کی حالت میں ہے۔

کشمیر کے ایک رئیس پنڈت آنند کول بامزئی سابق صدر بلدیہ سری نگر بڑے صاحب ذوق برہمن تھے۔ اگرچہ آپ اسلام دشمنی میں اپنی مثال آپ تھے تاہم فارسی اور سنسکرت کا عمدہ کتاب خانہ رکھتے تھے انگریزی میں کشمیر کے متعلق کوئی ایسی کتاب نہ تھی جو آپ کے ہاں نہ ملتی۔ کشمیر کی فارسی تاریخوں کے بڑے نادر نسخے جمع کر رکھے تھے۔ اور ان پر عموماً لکھتے بھی رہتے تھے آپ کے فرزند پنڈت پرتھوی ناتھ کول بامزئی محکمہ اطلاعات حکومت ہند میں ڈپٹی سیکرٹری ہیں۔ اور یہ کتاب خانہ انہیں کی تحویل میں ہے۔

ان کے علاوہ سری نگر میں آٹھ اور جموں میں چار کالج ہیں۔ جن کے ساتھ اچھی عمدہ لائبریریاں ہیں' سوپور' بارہ مولا۔ اسلام آباد۔ بھدرواہ ادھمپور۔ کٹھوعہ کے کالجوں اور زراعتی کالج سوپور۔ میڈیکل کالج سری نگر طبیہ کالج سری نگر۔ آرویدک کالج جموں۔ زراعتی کالج رنبیر سنگھ پورہ کے ساتھ بھی لائبریریاں قائم ہیں۔ سکولوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لائبریریاں ان کے علاوہ ہیں۔

شاہی کتب خانہ ریاست کی سب سے حسین اور بہترین طور پر آراستہ اور منظم لائبریری امر محل جموں میں ہے یہ ڈاکٹر کرن سنگھ سابق صدر مقبوضہ کشمیر کی نجی لائبریری ہے۔ اس میں انگریزی ہندی اور سنسکرت کی تیس ہزار بہترین کتابیں جمع ہیں لائبریری صرف خواص کے استعمال کے لئے ہے۔ ادب سماجی علوم اور مذہب پر سب سے زیادہ کتابیں ہیں۔ تین کتابیں مذہب اسلام پر بھی ہیں۔ لائبریری کے قریب ہی تصویر خانہ ہے جس میں ڈوگرہ آرٹ کے تین سو بہترین اور حسین نمونے نہایت عمدہ طریق پر فریم کرکے لگائے گئے ہیں جنہیں دیکھ کر انسان یکایک کہہ اٹھتا ہے۔

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جا است

مہاراجہ کا نجی کتاب خانہ جس میں زیادہ تر کتابیں راجہ رام سنگھ سابق کمانڈر انچیف کی تھیں اور ینٹل ریسرچ لائبریری میں محفوظ ہے۔

(ہفت روزہ لاہور ۱۷۔ دسمبر ۹۴ء)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو، دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۸۰۰ میں آفتاب احمد جاوید ولد چوہدری مختار احمد قوم جٹ اٹھوال پیشہ کاروبار عمر ساڑھے پچیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قذافی کالونی ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۹۔۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔۶۰۰۰ ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد آفتاب احمد جاوید مکان نمبر ۵۱۳ گلی نمبر ۱ قذافی کالونی ملتان گواہ شد نمبر ۱ اعجاز احمد انجم ۱/۵۱۳ قذافی کالونی ملتان گواہ شد نمبر ۲ افتخار احمد اختر ۱/۵۱۳ قذافی کالونی ملتان۔

مسل نمبر ۲۹۸۰۱ میں ملک سعید احمد خان ولد فضل کریم قوم ککے زئی خان پیشہ ریٹائرڈ عمر ۷۳ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن ۶۵۱ اے بلاک گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۱۰۔۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع ڈیفنس کالونی لاہور مالیتی۔۱۳۰۰۰۰۰ لاکھ روپے۔ ۲۔ مکان برقبہ پونے تین مرلہ واقع نسبت روڈ لاہور مالیتی۔۳،۰۰۰۰۰ لاکھ روپے۔ ۳۔ نقد بینک میں۔۱۵۷۴۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔۱۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا ہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک سعید احمد خان ۶۵۱ اے بلاک گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر ۱ چوہدری ارشاد احمد ورک وصیت نمبر ۱۶۶۰۸ گواہ شد نمبر ۲ قاضی مقصود احمد A/۶۵۱ بلاک گلشن راوی لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۸۰۲ میں عطاء الغنی ثاقب ولد میاں عبدالرؤف قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۱۰۔۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کی میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء الغنی ثاقب ۲۷۔ ایف گلشن راوی ملتان روڈ لاہور گواہ شد نمبر ۱ چوہدری ارشاد احمد ملک وصیت نمبر ۱۶۶۰۸ گواہ شد نمبر ۲ ملک رفیق احمد وصیت ۱۸۰۸۰۔

مسل نمبر ۲۹۸۰۳ میں منصور محمود منہاس ولد میاں محمد احمد خان قوم راجپوت منہاس پیشہ زمیندارہ عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک مراد نمبر ۱۶۶ ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۱۰۔۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ واقع ربوہ برقبہ ایک کنال واقع دارالصدر ربوہ مالیتی چار لاکھ روپے (۲) ٹریکٹر میسی۔ ٹرالی مالیتی دو لاکھ روپے (۳) کل جائیداد مالیتی چھ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ساٹھ ہزار روپے سالانہ ماہوار بصورت ٹریکٹر ٹرالی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منصور محمود منہاس ولد میاں محمد احمد خان چک مراد نمبر ۱۶۶ ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر ۱ میاں محمد احمد خان والد موصی گواہ شد نمبر ۲ محمد اسلم کھوکھر انسپکٹر مال آمد کوارٹر نمبر ۴۰ صدر انجمن احمدیہ۔

مسل نمبر ۲۹۸۰۴ میں سردار بیگم زوجہ نیاز احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۸۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ جے سنگھ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۷۔۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ نقد رقم دو لاکھ روپے اور حق مہر یکصد روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سردار بیگم زوجہ نیاز احمد ساکن قلعہ جے سنگھ P.O چہ سندھواں ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر ۱ ناصر احمد وصیت نمبر ۲۳۵۸۰ گواہ شد نمبر ۲ محمد رفیق پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۸۰۵ میں امتہ المتین بنت چوہدری محمد حسین قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھرپا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۱۱۔۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ المتین ساکن کھرپا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ احمد طاہر مرزا مربی سلسلہ گواہ شد نمبر ۲ ظہیر احمد خان وصیت نمبر ۲۴۷۵۵۔

مسل نمبر ۲۹۸۰۶ میں مقبول احمد ولد چوہدری محمد ابراہیم قوم جٹ چھینہ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھرپڑ ضلع قصور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۹۔۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین برقبہ چار ایکڑ چھ کنال واقع کھرپڑ ضلع قصور مالیتی دو لاکھ ستیس ہزار پانچ سو روپے (۲) زرعی زمین برقبہ ایک ایکڑ چھ کنال صرف واقع شیخ کوٹ ضلع لاہور مالیتی تین لاکھ پچاس ہزار روپے (۳) مکان برقبہ ۷ مرلہ واقع کھرپڑ ضلع قصور مالیتی پچاس ہزار روپے (۴) آٹا پیسنے والی مشین بمعہ موٹر کا ۱/۴ حصہ مالیتی بیس ہزار روپے (۵) چاول پیسنے والی مشین بغیر موٹر کا ۱/۴ حصہ سات ہزار روپے اور روئی والی مشین بغیر موٹر کا ۱/۴ حصہ تین ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت مشین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مقبول احمد ساکن کھرپڑ P.O [illegible] ازید ضلع قصور گواہ شد نمبر ۱ حبیب اللہ سیال [illegible] شد نمبر ۲ امان اللہ سیال امیر ضلع قصور۔

مسل نمبر ۲۹۸۰۷ میں بشریٰ [illegible] زوجہ منصور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سنت نگر ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۱۱۔۲۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ مبلغ دو ہزار روپے (۲) زیور طلائی ۸ تولہ مالیتی بتیس ہزار روپے (۳) نقد تیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۶۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ منصور مکان نمبر ۱ گلی نمبر ۵۲ ‘۸۸ ابدال روڈ سنت نگر لاہور گواہ شد نمبر ۱ منصور احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ حمیدہ بیگم وصیت نمبر ۱۳۰۴۶ اور گواہ نمبر ۳ طاہرہ صدیقہ وصیت نمبر ۲۵۹۸۲۔

اعلان ولادت‘ نکاح و شادی‘ کامیابی کا اعلان سانحہ ارتحال‘ وغیرہ کی الفضل میں اشاعت کے لئے کوئی اجرت نہیں لی جاتی۔ جو دوست ایسے اعلانات کے ساتھ کوئی رقوم بھیجتے ہیں وہ ان کی الفضل سے محبت اور عقیدت کا ایک مظاہرہ ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اعلان بالکل اسی طرح چھاپ دینا جس طرح اعلان بھیجنے والے نے لکھا ہے ممکن نہیں۔ (ادارہ)

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 7- جنوری-1995ء
سردی کی شدت کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن بالآخر مذاکرات کی میز پر آجائے گی۔ ہم انتقامی کارروائی پر یقین نہیں رکھتے۔ قانون کی بالادستی کے لئے کسی سے رعایت نہیں کریں گے۔ کسی کو بلیک میل کیا نہ بلیک میل ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپوزیشن سے بہتر تعلقات کار کی امید رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے دہشت گردی اور فرقہ واریت کا خاتمہ چیلنج سمجھ کر قبول کیا ہے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا کہ روسی حکومت کا یہ الزام بے بنیاد ہے کہ پاکستان چیچنیا میں مداخلت کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روسی حکومت کو الزام تراشی سے پہلے تحقیق کرنی چاہئے۔ چیچنیا میں مداخلت کے الزام پر باقاعدہ احتجاج بھی کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس کو چیچنیا میں فوجی کارروائی کی بجائے مذاکرات کرنے چاہئیں۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ وسطی ایشیائی ریاستوں کے ساتھ ہمارے تعلقات انتہائی خوشگوار ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پاکستان دوسرے ملکوں کے معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔

○ سابق وزیر خارجہ مسٹر آغا شاہی نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام یکطرفہ طور پر رول بیک کرنا پاکستان کی سلامتی کے لئے کھلا خطرہ ہے۔ بھارت اور پاکستان خود کو ایٹمی قوت تسلیم کرانے کے لئے کوشاں ہیں جبکہ پاکستان کو پریسلر ترمیم کے تحت دفاعی قوت سے محروم کیا جا رہا ہے۔

○ ایرانی فضائیہ کے سربراہ اور کئی اعلیٰ افسر طیارے کے حادثہ میں جاں بحق ہو گئے۔ طیارہ فنی خرابی کے باعث وسطی ایران کے شہر اصفہان میں گر کر تباہ ہوا۔ حادثے میں جنرل منصور ستاری کے علاوہ ان کے نائب جنرل اردستانی اور عملہ کے ارکان بھی ہلاک ہو گئے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ کشمیر اور گوادر کا سودا ہو رہا ہے۔ جرنیل کہاں سو گئے ہیں۔ گوادر پر قبضہ کرکے امریکہ سارے مسلمان ممالک کا محاصرہ کرنا چاہتا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے کہا ہے بلدیاتی انتخابات مارچ یا اپریل تک کرائے جا سکتے ہیں۔

○ وفاقی وزیر خوراک مسٹر یوسف تالپور نے کہا ہے کہ ہم بھٹو کو نہ بچا سکے۔ اپنے گریبانوں میں جھانکیں تو خود کو مجرم سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو کیس عدلیہ کی خود کشی کے مترادف تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عدالتی فیصلے کا پس منظر واضح ہوتا جا رہا ہے۔

○ ملک بھر میں مختلف مقامات پر سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی ۶۷ ویں سالگرہ جوش و خروش سے منائی گئی لاہور میں سو سے زائد مقامات پر کیک کاٹے گئے۔ مرکزی تقریب الحمراء میں ہوئی بھٹو کے گیت بھی گائے گئے۔ کراچی میں ۶۷ کلفٹن میں ۲۰۰ پونڈ وزنی کیک کاٹا گیا۔ مرتضیٰ بھٹو رابطہ کمیٹی نے ذوالفقار علی بھٹو کی سالگرہ کی الگ تقریبات منعقد کیں۔

○ مزدوروں کے شدید احتجاج پر کوٹ ادو بجلی گھر کی نج کاری مؤخر کر دی گئی تھرمل پاور سٹیشنوں سے مزدوروں اور کئی اعلیٰ افسروں کو فارغ کرنے کا پروگرام مؤخر کر دیا گیا۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے چیچنیا کے تنازعے میں مصالحت کی پیشکش کر دی ہے۔ سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی نے کہا ہے کہ ہمیں رشین فیڈریشن کے اندرونی حالات پر تشویش ہے لیکن مدد کی اپیل پر ہی مداخلت کر سکتے ہیں۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے مبصرین کی تعداد بڑھانے کے لئے پاکستان کی درخواست کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ سلامتی کونسل کی منظوری کے بعد کنٹرول لائن پر مبصرین کی تعداد بڑھا دی جائے گی۔ تاکہ جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کو روکا جا سکے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر نے کہا ہے کہ الطاف حسین نے ٹیلیفون پر حکم دیا کہ روزانہ قتل کا سکور دس بارہ سے کم نہیں ہونا چاہئے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ٹیپ موجود ہیں۔ "الذوالفقار" والے بھی دہشت گردی کرتے رہے ہیں۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان بہتر تعلقات کار کے قوی امکانات ہیں۔

○ پاکستان کے دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نے جنگ کی دھمکی نہیں دی بھارت اپنے جارحانہ اقدامات کو چھپانے کے لئے مکرو فریب چھوڑ دے۔

○ پانی و بجلی کے وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر جلد شروع کر دی جائے گی۔

○ کنٹرول لائن پر اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین کے سربراہ کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ بتایا گیا کہ کنٹرول لائن پر صورت حال بہت کشیدہ ہے۔ ڈپٹی چیف ملٹری آبزرور نے کہا کہ سربراہ کی تبدیلی کا امریکی وزیر دفاع کے دورے سے کوئی تعلق نہیں۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ ایوان کے اندر فوری تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔

○ گورنر پنجاب نے بتایا ہے کہ پنجاب حکومت پائیدار امن کے لئے مذہبی جماعتوں کو اعتماد میں لے گی۔ ایسا لائحہ عمل تیار کریں گے جس کے نتیجے میں کوئی فرقہ کسی دوسرے کی دل آزاری نہ کر سکے۔

○ پاکستان دشمن کے میزائیل کو فضا میں تباہ بھی کر سکتا ہے اور اس کا رخ بھی موڑ سکتا ہے۔ پاکستان میں راکٹ اور خلائی ٹکنالوجی کے بانی اور ڈیفنس سائنس و ٹیکنالوجی آرگنائزیشن کے سربراہ پاکستانی سائنسدان سلیم محمود نے بتایا کہ خلائی سائنس اور ٹکنالوجی کے معاملے میں پاکستان کسی ملک سے پیچھے نہیں۔

ہر قسم کے فرج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے۔
برکت علی الیکٹرانکس
شہنانہ پلازا۔ چاندنی چوک
مری روڈ۔ راولپنڈی
فون: 420953

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نندی پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

مرض اٹھرا کی مشہور دوا
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام --- پچیس روپے ۶۰ گرام --- پچھتر روپے ۷۵/-
تھوک و پرچون خرید فرمائیں
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر: 04524-212434

احمد انٹرنیشنل
فون: 211440 211550
احمد ٹریولز انٹرنیشنل اندرون ملک یا انٹرنیشنل سفر کیلئے کسی بھی ائیر لائن کی ارزاں ٹکٹوں اور بہترین خدمت کیلئے کامیاب ادارہ
احمد پراپرٹی ایکسچینج ہر قسم کی رہائشی و کاروباری جائداد کی خرید و فروخت و کرایہ پر لینے دینے کیلئے تشریف لائیں
2/13 الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

المنصور پبلک کال آفس
ریلوے روڈ ربوہ
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک و بیرون ملک فوری کال کے لئے
فون: 212311